17

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سمعَ مِنّا شيئًا فبلّغهُ كما سمعهُ

أربعون حديثًا فی حقوق الوالدين والاولاد

اربعینِ حقوقِ والدین واولاد



تالیف

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللّٰهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

17

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

في حقوق الوالدين والاولاد

اربعینِ حقوقِ والدین واولاد

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔لاہور

نام کتاب: اربعینِ حقوقِ والدینؒ واولاد

تألیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اهتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَھُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ ق وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲﴾﴾ [الجمعۃ : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْھِمْ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہدِ قدیم کے عرب جو دینِ ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ ق وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲﴾﴾

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔'' [الجمعة : 2]

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۲ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ

خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی . [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . .﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ـ ـ ـ الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

---

[1] فتح القدير :488/1.

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم :4612.

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ [النجم: 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ [النساء: 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّى وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدَبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ" [1]

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63.

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ . .)) [1]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ . . .))

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ ." [2]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

---

[1] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث :2668، عن زيد بن ثابت .

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 27 .

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِي یَرَوْنَ أَحَادِیْثِي وَسُنَّتِي وَیُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ . " [1]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِیْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِي أَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا یَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقِیْهًا عَالِمًا .)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں "فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں اور

---

1. شرف أصحاب الحدیث، ص: 31.
2. العلل المتناهیة: 111/1ـ المقاصد الحسنة: 411.

ایک روایت میں "وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا" کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں "قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ" کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص: 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي: 271/2، برقم: 1727.

الْأَعْـمَـالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَربَـعُـوْنَ الْأَحْـكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجرالعسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَربَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اورابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَربَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْـرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اورحافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَـعُـوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِـبُّ الـصَّـالِـحِيْـنَ وَلَسْـتُ مِنْهُمْ
لَـعَـلَّ الـلّٰـهَ يَـرْزُقُـنِـى صَلَاحًـا

ہمارے زیرسایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اورادارہ کے رفیق سفراور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْاَربَـعُـوْنَ فِـى حقوق الوالدين والأولاد" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اوراس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصارالسنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

والدین کے ساتھ حسن سلوک

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۱۵ ﴾ [الاحقاف : 15]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کی تاکید کی، اس کی ماں نے اسے ناگواری کی حالت میں اٹھائے رکھا اور اسے ناگواری کی حالت میں جنا۔ اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے، یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس کو پہنچ گیا۔ تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جسے تو پسند کرتا ہے۔ اور میرے لیے میری اولاد میں اصلاح فرما دے، بے شک میں نے تیری طرف توبہ کی اور بے شک میں حکم ماننے والوں سے ہوں۔“

حدیث:1

((حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِی مَرْيَمَ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی كَثِيْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّی خَطَبْتُ امْرَاَةً فَاَبَتْ اَنْ تَنْكِحَنِی وَخَطَبَهَا غَيْرِی فَاَحَبَّتْ اَنْ تَنْكِحَهُ۔ فَغِرْتُ عَلَيْهَا۔ فَقَتَلْتُهَا۔ فَهَلْ لِّی مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: اُمُّكَ حَيَّةٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَتَقَرَّبْ اِلَيْهِ مَا اسْتَطَعْتَ۔ فَذَهَبْتُ فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: لِمَ سَاَلْتَهُ عَنْ حَيَاةِ اُمِّهِ؟ فَقَالَ: اِنِّی لَا اَعْلَمُ عَمَلاً اَقْرَبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ بِرِّ الْوَالِدَةِ.))[1]

''حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا تو اس نے مجھ سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر میرے علاوہ کسی اور نے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس نے رضامندی کا اظہار کر دیا۔ مجھے اس پر غیرت آ گئی اور میں نے اسے قتل کر دیا۔ کیا میرے لیے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ سے توبہ کر اور جتنا ہوسکتا ہے (اعمال صالحہ وغیرہ سے) اللہ کا قرب حاصل کر (راوی حدیث حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے عرض کی: آپ نے اس سے اس کی ماں کے زندہ ہونے کا سوال کیوں کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میرے علم میں والدہ کے ساتھ حسن سلوک سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں ہے۔''

[1] الادب المفرد، رقم: 4۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 2799.

کافر ماں باپ کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا

حدیث :2

((وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِی بَكْرٍ قَالَتْ: أَتَتْنِی أُمِّی رَاغِبَةً فِی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ أَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ وَفِی رِوَایَةٍ: قَدِمَتْ أُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ.)) ❶

''اور سیّدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں آئی اور وہ مشرکہ تھی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، کیا میں اس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اس سے صلہ رحمی اور اچھا سلوک کرو۔''

سب سے زیادہ حسن سلوک کا حقدار

حدیث :3

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِی؟ قَالَ: أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ؟ ثُمَّ أَبُوكَ.)) ❷

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص رسول

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب صلة الوالد المشرك، رقم :5978.

❷ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب من أحق بحسن الصحبة : رقم :5971۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم :6501.

اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ پوچھنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! سب سے زیادہ کس کا حق ہے کہ میں اس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں کا۔ پوچھا کہ پھر کس کا؟ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں کا۔ پوچھا پھر کس کا؟ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں کا۔ پوچھا: پھر کس کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تیرے باپ کا۔''

سب سے پسندیدہ عمل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ۝۲۳﴾ [الاسراء : 23]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر کبھی تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ ہی جائیں تو ان دونوں کو ''اف'' مت کہہ۔ اور نہ انھیں جھڑک اور ان سے بہت کرم والی بات کہہ۔''

حدیث 4:

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ أَیُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَی اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَی وَقْتِهَا قَالَ: ثُمَّ أَیٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قَالَ: ثُمَّ أَیٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ.))[1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر انہوں نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ نے

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قوله ووصینا الانسان بوالدیه، رقم: 5070.

ارشاد فرمایا: ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ پھر انھوں نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ [التوبة : 72]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے۔''

حدیث 5:

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رب تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور رب تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔''

حدیث 6:

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا الرَّحْمَنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنِ اسْمِي مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ.)) [2]

''اور سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں مہربان ہوں اور یہ

[1] سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فی الفضل فی رضا الوالدین، رقم: 1899۔ صحیح ابن حبان، رقم: 328۔ مستدرك حاكم، رقم: 7331.

[2] سنن ابوداؤد، كتاب الزكاة، باب فی صلة الرحم، رقم: 1694.

قرابت داری ہے۔ میں نے اپنے نام سے اس کا نام کاٹا ہے جو اسے ملائے گا۔ میں اسے ملاؤں گا۔ اور جو اسے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔‘‘

جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے

حدیث: 7

((وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ: قَالَ: فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا)) .

’’اور سیّدنا معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے باپ جاہمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں جہاد میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لینے آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’کیا تیری ماں (زندہ) ہے؟‘‘ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’پس اس کو لازم پکڑو (یعنی اس کی خدمت کرو) بے شک جنت اس کے پاؤں کے پاس ہے۔‘‘

والدین کا اولاد کے حق میں دعا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝﴾

[ابراھیم : 41 ۔ 42]

---

1 سنن النسائی، کتاب الجهاد، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة، رقم: 3104۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن صحیح‘‘ کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی، اور اے ہمارے رب ہماری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب مجھے معاف فرمادے، میرے والدین کو، اور تمام مومنین کو جس دن حساب قائم ہوگا۔“

حدیث: 8

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ.)) [1]

”اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین دعائیں مستجاب (قبول کی جانے والی) ہیں ان کے مستجاب اور قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ (1) مظلوم کی دعا (2) مسافر کی دعا اور (3) والدین کی اولاد کے حق میں دعا۔“

والدین کی اطاعت دنیاوی مشکلات کا مداوا ہے

حدیث: 9

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ

---

[1] سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فی دعا الوالدین، رقم: 1905۔ سنن ابن ماجه، ابواب الدعاء، باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم، رقم: 3862۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

بَـعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اُنْظُروا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا . فَقَالَ أَحَدُهُمْ؛ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءَ بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ . وَقَالَ الثَّانِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً . وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيهَا فَجَائَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ

فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّى فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِىَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ .)) [1]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس دوران کہ تین آدمی سفر کر رہے تھے، بارش آ گئی، انہوں نے پہاڑ میں ایک غار میں پناہ لی، اتنے میں پہاڑ سے ایک چٹان گری اور اس نے ان کی غار کا منہ بند کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: اپنے اعمال کا جائزہ لو جو تم نے خالص اللہ کی رضا کی خاطر کیے تھے، پھر ان کے ذریعے اللہ سے دعا کرو شاید کہ وہ اس تکلیف (چٹان) کو دور کر دے، ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں ان کے نان و نفقہ کا ذمہ دار تھا، جب میں شام کے وقت مویشی لے کر واپس آتا تو میں دودھ دھو کر اپنی اولاد سے پہلے اپنے والدین کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں جنگل میں دور نکل گیا جس کی وجہ سے میں شام کے وقت (دیر سے) گھر پہنچا تو میں نے ان دونوں کو سویا ہوا پایا، میں نے حسب معمول دودھ دھویا، پھر میں دودھ کا برتن لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی نامناسب جانا جبکہ بچے میرے قدموں کے پاس بھوک سے بلکتے رہے، میری اور ان کی یہی صورت حال رہی حتیٰ کہ صبح ہو گئی، (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کی خاطر ایسے کیا تھا تو پھر ہمارے لیے اس قدر راستہ بنا دے کہ ہم وہاں سے آسمان دیکھ لیں، اللہ نے ان کے لیے راستہ کھول دیا حتیٰ کہ وہ

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، باب اجابة دعاء من بر والدیه، رقم: 5974.

آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے عرض کیا، اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی، میں اسے اتنا چاہتا تھا جتنا کہ زیادہ سے زیادہ مرد خواتین کو چاہتے ہیں، میں نے اس سے برائی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن اس نے انکار کر دیا، حتیٰ کہ میں اسے سو دینار دوں، میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کیے اور وہ لے کر اس کے پاس گیا اور جب میں (اس سے برا فعل کرنے کے لیے) اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر جا اس مہر کو نہ توڑ، (یہ سنتے ہی) میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمارے لیے راستہ کھول دے! اللہ نے ان کے لیے کچھ راستہ کھول دیا۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک فرق (16 رطل) چاولوں کی اجرت پر ایک مزدور کام پر لگا رکھا تھا، پس جب اس نے اپنا کام مکمل کر لیا تو اس نے کہا: میرا حق مجھے ادا کرو، جب میں نے اس کا حق اس پر پیش کیا تو وہ اسے کمتر سمجھتے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا میں اس سے زراعت کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے اس سے گائے اور چرواہے جمع کر لیے، وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا: اللہ سے ڈر جا اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر، میں نے کہا یہ گائے اور اس کے چرانے والے کو لے جا، اس نے کہا: اللہ سے ڈر! مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کر رہا، تم یہ گائے اور اس کے چرواہے کو لے جاؤ، وہ اسے لے کر چلا گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو باقی راستہ بھی کھول دے، چنانچہ اللہ نے ان کے لیے راستہ کھول دیا (اور وہ تکلیف دور کر دی)۔‘‘

والدین کی اطاعت گناہوں کا کفارہ ہے

حدیث: 10

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي تَوْبَةٌ؟ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَبِرَّهَا .))[1]

''اور سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تیری ماں ہے؟ ایک روایت میں ہے کیا تیرے والدین ہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ نیک سلوک کر۔''

والدین کی اجازت سے جہاد کرے

حدیث: 11

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: اَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ .))[2]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ

---

[1] سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فی بر الخالة، رقم: 1904۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الجهاد باذن الابوین، رقم: 3004.

کی خدمت میں حاضر ہوکر جہاد میں جانے کی اجازت چاہی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں جہاد کر۔ (یعنی ان کی خدمت کر) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنے ماں باپ کے پاس جاؤ اور ان کی اچھی طرح خدمت کرو۔"

جائز حد تک والدین کی ہر ممکن اطاعت کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا﴾ [لقمان : 15]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور اگر وہ دونوں تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنائے جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کی اطاعت نہ کرنا اور دنیا میں معروف طریقے سے ان دونوں سے اچھا سلوک کر۔"

حدیث :12

((وَعَنْ اَبِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ: نَزَلَتْ فِیَّ اَرْبَعُ آیَاتٍ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ کَانَتْ اُمِّیْ حَلَفَتْ اَنْ لَا تَأْکُلَ وَلَا تَشْرَبَ حَتّٰی اُفَارِقَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا﴾ [۱۵:۳۱] (وَالثَّانِیَةُ): اِنِّیْ کُنْتُ اَخَذْتُ سَیْفًا اَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَبْ لِیْ هٰذَا۔ فَنَزَلَتْ ﴿یَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ﴾ [وَالثَّالِثَةُ): اِنِّیْ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَقْسِمَ مَالِیْ۔ اَفَاُوْصِیْ بِالنِّصْفِ؟

فَقَالَ ((لَا)) فَقُلْتُ: اَلثُّلُثُ فَسَكَتَ۔ فَكَانَ الثُّلُثُ بَعْدَهٗ جَائِزًا۔ (اَلرَّابِعَةُ) اِنِّیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ مَعَ قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَضَرَبَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اَنْفِی بِلَحْیِ جَمَلٍ۔ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْرِیْمَ الْخَمْرِ .))

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: کہ قرآن مجید کی چار آیات میرے بارے میں نازل ہوئیں۔ (۱) میری والدہ (جس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا) نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گی نہ پیوں گی جب تک میں (سعد) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا﴾ (لقمان:15) ''اگر وہ دونوں تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنائے جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کی اطاعت نہ کرنا اور دنیا میں معروف طریقے سے ان دونوں سے اچھا سلوک کر۔'' ...... (۲) (مال غنیمت سے) مجھے ایک تلوار پسند آئی تو میں نے پکڑ لی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ مجھے عنایت فرما دیں۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ﴾ (الأنفال:1) ''وہ آپ سے غنیمتوں کی بابت سوال کرتے ہیں۔'' (۳) میں بیمار پڑ گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (تیمار داری کے لیے) تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنا مال تقسیم کرنا چاہتا ہوں، کیا نصف مال کی وصیت کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں'' میں نے کہا: تیسرے حصے کی وصیت کر دوں؟

1 الادب المفرد ، رقم : 24، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم : 1748.

آپ ﷺ خاموش رہے اوراس کے بعد تیرے حصے کی وصیت جائز ہو گئی۔
(۴) میں نے انصار کے ایک گروہ کے ساتھ شراب پی تو ان میں سے ایک شخص نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لے کر میری ناک پر دے ماری۔ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا تو اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل فرما دی۔''

حدیث :13

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا . فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ . فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: طَلِّقْهَا .))[1]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی میں اس کو چاہتا تھا لیکن عمر رضی اللہ عنہ (میرے باپ) اس کو برا جانتے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا: تو اسے طلاق دے دے۔ میں نہ مانا وہ (عمر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ ﷺ خاموش رہے اور کے سامنے یہ بات عرض کی تو آپ ﷺ نے (مجھے) ارشاد فرمایا: اس عورت کو طلاق دے دو۔'' (یعنی باپ کا حکم مان لو)

والدین کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟

حدیث :14

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ .))[2]

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین، رقم: 5138۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد، رقم: 1510۔ سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی حق الوالدین، رقم: 1906 .

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق پورا نہیں کر سکتا مگر یہ کہ وہ اپنے باپ کو غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔''

والدین کے دوستوں سے حسن سلوک

حدیث :15

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ .)) [1]

''اور سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکیوں میں سے بڑی نیکی، آدمی کا اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں سے حسن سلوک کرنا ہے۔''

والدین کی نافرمانی اور جہنم

حدیث :16

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ، وَّلَا عَاقٌّ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ .)) [2]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت زیادہ احسان جتلانے والا، ماں باپ کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں نہیں داخل ہوگا۔''

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین، رقم :5143.

[2] سنن النسائی، کتاب الاشربة، باب الروایة فی المدمنین فی الخمر، رقم : 5672۔ سلسلة الصحیحة، رقم :670.

شریعت کے خلاف والدین کی اطاعت نہیں کی جائے گی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا﴾ [لقمان : 15]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر والدین کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے جس کا تجھے کچھ علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کرنا۔ لیکن دنیا کے معاملات میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا۔"

حدیث: 17

((وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ: بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ سَرِیَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوْهُ فَغَضِبَ فَقَالَ: أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِیُّ ﷺ أَنْ تُطِيعُوْنِی؟ قَالُوا: بَلَى قَالَ: فَاجْمَعُوا لِی حَطَبًا فَجَمَعُوا . فَقَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوهَا فَقَالَ: ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ: فَرَرْنَا إِلَى النَّبِیِّ ﷺ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوفِ .)) [1]

"اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا اور اس کا امیر ایک انصاری کو مقرر فرمایا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کرنا۔ یہ شخص ان سے ناراض ہو گیا اور کہنے لگا: کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے تم کو حکم دیا تھا کہ میری اطاعت کرنا؟ سب نے کہا: درست ہے۔ اس نے کہا: تو پھر

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب سریة عبد اللّٰه بن حذافة، رقم :4340.

تم لوگ لکڑیاں جمع کرو۔ ان لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں پھر اس نے کہا کہ آگ جلاؤ لوگوں نے آگ جلادی، اس نے کہا کہ اس میں کود پڑو، لوگ سوچ میں پڑ گئے اور کچھ ایک دوسرے کو یہ کہتے ہوئے روکنے لگے: ہم نے نبی ﷺ کی اطاعت آگ سے بچنے کے لیے قبول کی تھی تو کیا اب ہم پھر آگ ہی میں کود جائیں؟ جب وہ لوگ سوچ کر یہ باتیں کر رہے تھے، آگ بجھ گئی اور اس شخص کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ بعد ازاں اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو پھر کبھی آگ سے نہ نکلتے اور ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتے۔ اطاعت صرف جائز احکام میں ہے۔''

قیامت کے دن باپ کے نام سے پکارا جائے گا

حدیث: 18

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ.)) [1]

''اور سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دھوکے باز کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کی دھوکہ بازی کا نشان ہے۔''

ولادت کے بعد بچے کو گھٹی دینا

حدیث: 19

((وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ

[1] صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب ما یدعی الناس بآبائهم، رقم: 6177.

عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ .)) [1]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچوں کو لایا جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور انہیں گھٹی دیتے تھے۔''

حدیث :20

((وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ: وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ .)) [2]

''اور سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اسے کھجور کے ساتھ گھٹی دی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی۔''

عقیقہ کرنا

حدیث :21

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً .)) [3]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ لڑکے کی

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الآداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته، رقم: 5619.

[2] صحيح بخارى، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود غداة يولد، رقم: 5467۔ صحيح مسلم، كتاب الاداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته، رقم: 5615.

[3] سنن ابن ماجة، ابواب الذبائح، باب العقيقة، رقم: 3163۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک شاۃ (بکری) کا عقیقہ کریں۔''

بچے کے بال منڈوانا

حدیث: 22

((وعن أَبِی بُرَیْدَةَ قَالَ: كُنَّا فِی الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحِدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ.)) [1]

''اور سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے دور میں ہمارے کسی کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو وہ اس کی طرف سے ایک بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اس بکری کا خون لگا دیتا، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت دی تو ہم ایک بکری ذبح کرتے اور اس کے سر کو مونڈھتے اور اس کے سر پر زعفران لگاتے۔''

حدیث: 23

((وَعَنْ هَانِی بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ يُسَمُّوْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ عَبْدَ الْحَجَرِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: عَبْدُ الْحَجَرِ. قَالَ: لَا أَنْتَ عَبْدُ اللّٰهِ.)) [2]

''اور حضرت ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں سے سنا کہ وہ ایک شخص کو عبد الحجر کہہ کر بلاتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: عبد الحجر (پتھر کا بندہ) آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں، تو

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب فی العقیقة، رقم: 2843۔ السنن الکبریٰ الکبریٰ، رقم: 19288۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح الادب المفرد، رقم: 811.

عبداللہ ہے۔'' (یعنی تیرا نام عبداللہ ہے)

بچے کا ختنہ کروانا

حدیث :24

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُولُ: اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْآبَاطِ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: (1) ختنہ (2) زیر ناف (بال اتارنے کے لیے) استرہ استعمال کرنا (3) مونچھیں کاٹنا (4) ناخن کاٹنا اور (5) بغل کے بال اکھیڑنا۔''

اولاد کے اخراجات اٹھانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾

[البقرة : 233]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بچے کے باپ پر ان (بچوں) کا کھانا اور لباس ہے۔''

حدیث :25

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! عِنْدِی دِينَارٌ فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ: عِنْدِی آخَرُ قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ: عِنْدِی آخَرُ قَالَ:

[1] صحيح بخاری، كتاب اللباس، باب تقليم الاظفار، رقم: 5891.

تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ أَوْ قَالَ: زَوْجِكَ قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: أَنْتَ أَبْصَرُ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم دیا، ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اپنے آپ پر خرچ کر۔ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد پر خرچ کر۔ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی بیوی پر خرچ کر۔ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے خادم پر خرچ کر۔ اس نے کہا: میرے پاس اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب تو زیادہ جانتا ہے (کہ کہاں ضرورت ہے؟)۔''

بچوں کی تعلیم وتربیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؕ﴾ [الاسراء : 24]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسے انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔''

حدیث :26

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتِجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الزکوة، باب في صلة الرحم، رقم: 1691۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

جَدْعَاءَ؟ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کا ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اسے یہودی بنالیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی، جیسا کہ چار پائے اپنے بچے کو تام الخلقت پیدا کرتے ہیں۔ کیا تم ان میں سے کسی بچے کٹے ہوئے کان والا پاتے ہو؟ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) اللہ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی مخلوق میں تبدیلی نہیں ہے، یہ دین (اسلام بالکل) سیدھا ہے اس میں ٹیڑھا پن نہیں ہے۔''

اولاد کو نماز کا حکم دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾﴾ [مريم : 55]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (اسماعیل علیہ السلام) اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیتے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندہ تھے۔''

حدیث: 27

((وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده، قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشَرَ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِيْ

[1] صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبى فمات هل يصلى عليه، رقم: 1358.

الْمَضَاجِعِ .)) ❶

''اور عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کی ہوجائے۔ اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو انھیں نماز چھوڑنے پر مار پیٹ کرو اور خواب گاہ میں ان کے بستر الگ الگ کردو۔''

بچوں سے پیار کرنا

حدیث: 28

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ .)) ❷

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بدوی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ ﷺ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ ہم ان کو بوسہ نہیں دیتے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے شفقت اور رحمت نکال لی ہے تو اس کا میں مالک نہیں ہوں۔''

بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا

حدیث: 29

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ ،

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلوۃ، رقم: 495۔ مستدرک حاکم: 734۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد وتقبيله، رقم: 5998.

فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِی شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا ، فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ ، وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَىَّ النَّبِیُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَهَا . فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنِ ابْتُلِیَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ .))[1]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت میرے پاس مانگنے کے لیے آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں، میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے اس کو وہی دے دی، اس نے اپنی دونوں بیٹیوں کو آدھی آدھی دے دی اور خود کچھ نہ کھایا، پھر کھڑی ہوئی اور وہ بیٹیوں سمیت چلی گئی۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے میں نے آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو بیٹیاں دے کر آزمایا گیا پھر اس نے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو یہ بیٹیاں آگ اور اس آدمی کے درمیان رکاوٹ بن جائیں گی۔''

اولاد کے درمیان برابری کا برتاؤ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ﴾ [المائدة : 8]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''عدل کرو وہ تقویٰ کے بہت قریب ہے۔''

حدیث: 30

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَاهُ أَتٰی بِهٖ رَسُولَ

[1] صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب اتقوا النار ولو بشق تمرة، رقم: 1418۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات واللفظ له، رقم: 6693.

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟ فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَارْجِعْهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً. فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ..

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ. [1]

''اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور بیان کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام کا عطیہ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اس کی مثل عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عطیہ اس لڑکے سے واپس لے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے پسند ہے کہ تمہاری ساری اولاد تمہارے ایک جیسی فرمانبردار ہو۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر یہ (عطیہ) درست نہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے میری والدہ نے

[1] صحيح مسلم، كتاب الهبات، باب كراهية تفضيل بعض الاولاد فى الهبة، رقم: 4177۔ صحيح بخارى، كتاب الهبات، باب الهبة للولد، رقم: 2586.

عطیہ دیا، عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (میری ماں) نے کہا میں خوش نہیں جب تک کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنائے، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بیان کیا: میں نے عمرہ بنت رواحہ کے بطن سے اپنے لڑکے (نعمان) کو عطیہ دیا ہے اور اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے مجھے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: بھلا تو نے اپنی تمام اولاد کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں برابری کا برتاؤ کرو۔ اس نے بیان کیا کہ وہ (یہ سن کر) واپس چلے گئے اور عطیہ واپس لے لیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔"

اولاد کے فوت ہو جانے پر صبر کرنا

حدیث: 31

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ: لَا يَمُوتُ لِاِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ اِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ فَقَالَتْ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ: اَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: اَوِ اثْنَيْنِ .)) [1]

"اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے اس نے صبر سے کام لیا تو وہ عورت جنت میں داخل ہوگی۔ ان میں سے ایک عورت نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے؟

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والادب، باب فضل من يموت له ولد فيتحسبه، رقم: 6698.

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے۔"

حدیث: 32

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا یَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَیَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ .)) [1]

"اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے جب تین بچے فوت ہوجائیں تو وہ صرف قسم پورا کرنے کے لیے دوزخ میں داخل ہوگا۔"

حدیث: 33

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِثْنَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِی النَّسَبِ ، وَالنِّیَاحَةُ عَلَى الْمَیِّتِ .)) [2]

"اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو کفریہ باتیں پائی جاتی ہیں، نسب کا طعن اور میت پر نوحہ کرنا۔"

حدیث: 34

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَبِی سَیْفٍ الْقَیْنِ ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِیمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِبْرَاهِیمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِیمُ یَجُودُ بِنَفْسِهِ ، فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ: وَأَنْتَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: یَا ابْنَ

---

[1] صحیح البخاری ، كتاب الجنائز ، باب فضل من مات له ولد ، رقم :1251 .

[2] صحیح مسلم ، كتاب الایمان ، باب اطلاق اسم الكفر على الطعن ، رقم :227 .

عَوْفٍ، إِنَّهَا رَحْمَةٌ. ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ: إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کا رضاعی باپ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو اٹھایا اسے بوسہ دیا اور اس کے ساتھ پیار کیا۔ بعدازاں ہم پھر وہاں گئے تو ابراہیم عالم نزع میں تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوئے اور پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی؟ (آنسو بہا رہے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! آنسو بہانا رحمت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنسو بہانا شروع کر دیے اور ارشاد فرمایا: آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، دل غمگین ہے اور ہم وہی کلمات کہتے ہیں جس کو ہمارا رب پسند کرتا ہے اور اے ابراہیم! بلاشبہ ہم تیری جدائی میں بہت غم زدہ ہیں۔''

والدین اور اولاد کا ایک دوسرے کی نمازِ جنازہ پڑھنا

حدیث: 35

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّه يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ

[1] صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب البكاء عند المريض، رقم: 1303.

صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان کے ساتھ اور ثواب طلب کرنے کے لیے گیا اور نماز جنازہ ادا کرنے اور دفن سے فارغ ہونے تک ساتھ رہا تو اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے، اور جس شخص نے نماز جنازہ ادا کی لیکن دفن سے پہلے واپس لوٹا گیا تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا۔''

مردہ پیدا ہونے والے بچے کا نماز جنازہ

حدیث: 36

((وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الرَّاكِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا، وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا، وَالسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ .)) ❷

''اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار جنازہ کے پیچھے چلے، اور پیدل آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں اس سے قریب رہ کر چلیں، اور ناتمام بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کی جائے۔''

---

❶ صحيح البخاري، باب اتباع الجنائز من الايمان، رقم :1323 .

❷ سنن ابوداؤد، كتاب الجنائز، باب المشى امام الجنازة، رقم : 3180۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

نابالغ بچے کا نمازِ جنازہ نہ پڑھنا

حدیث: 37

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ .)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم نے اٹھارہ ماہ کی عمر میں وفات پائی۔ آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔''

بیٹیوں کو غیر محرم کے ساتھ خلوت سے منع کرنا

حدیث: 38

((وعن ابن عباس، قال سمعت النبی ﷺ یقول: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا ومعها ذُوْ مَحْرَمٍ .)) [2]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے۔''

اولاد کے لیے اچھے رشتہ کا انتخاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿الْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ﴾ [النور : 26]

---

1. سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی الصلوۃ علی الطفل، رقم: 3187۔ محدث البانی نے اسے ''حسن الاسناد'' قرار دیا ہے۔
2. صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ، رقم: 3274.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے، اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہیں، اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے، اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں۔"

حدیث: 39

((عَـنْ عَـمـرو ابن شعيب عن أبيه عن جده ، أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِى مَـرْثَـدٍ الْـغَنَوِىَّ كَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارَى بِمَكَّةَ ، وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُـقَالُ لَهَا عَنَاقُ ، وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ ، قَالَ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّى ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ﴾ فَدَعَانِى فَقَرَأَهَا عَلَىَّ وَقَالَ: لَا تَنْكِحْهَا)) [1]

"جناب عمرو بن نقیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ قیدیوں کو مکہ سے اٹھا کر مدینہ لے جایا کرتے تھے، اور مکہ میں ایک بدکار عورت رہتی تھی جس کا نام عناق تھا، اور وہ اس کی (اسلام لانے سے پہلے) دوست تھی۔ تو مرثد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں عناق سے نکاح کرلوں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر یہ آیت اتری ﴿وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ﴾ یعنی "زانیہ (بدکار) عورت سے وہی نکاح کرتا ہے جو خود زانی ہو یا مشرک ہو۔" حضرت مرثد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے یہ آیت مجھ پر تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اس سے مت نکاح کر۔"

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب النكاح، باب فى قوله الزانى لا ينكح الا زانية، رقم: 2051۔ محدث البانی نے "حسن صحیح" کہا ہے۔

لڑکی کی شادی کرنے سے پہلے اس سے اجازت لینا

حدیث :40

((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ ، فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ .)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور وہ اس نکاح سے ناخوش ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو (نکاح باقی رکھنے یا توڑنے کا) اختیار دے دیا۔''

لڑکی ولی کے بغیر نکاح نہیں کرے

حدیث :41

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ)) [2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی البکر یزوجها ابوها ولا یستامرها، رقم: 2096۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الولی، رقم: 2083۔ سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء لا نکاح الا بولی، رقم: 1102۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

١ـ قرآن حكيم .

٢ـ الجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، ومعه فتح الباری ، المكتبة السلفية ، دارالفكر ، بيروت .

٣ـ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الجلبى ، القاهرة ، ١٣٩٨هـ .

٤ـ السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .

٥ـ السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ) ، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .

٦ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، ١٣٩٨هـ .

٧ـ السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت ٣٠٣هـ) ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع ، الرياض .

٨ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .

٩ـ صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .

١٠ـ صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .

١١ـ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، ١٤٠٢هـ .

١١ـ مشكوٰة المصابيح للتبريزى ، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم ، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم ، بيروت .